اللہ تعالی کے نیک بندوں سے مانگنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-510

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاخری 1443ھ/01 فروری 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ غیر اللہ سے دعا مانگنا شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے، تو آپ اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ کے نیک بندوں کو مخاطب کر کے ان سے مانگنا دعا نہیں ہے بلکہ ان کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی حاجت کے لئے وسیلہ بنانا ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں نیک بندوں کا وسیلہ پیش کرنا بالکل جائز ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو دو رکعت پڑھنے کے بعد ایک دعا سکھائی، جس دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا گیا ہے، بلکہ ایک روایت میں تو یہ الفاظ ہیں کہ **"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری حاجت پوری فرمائیں"** جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میری حاجت روائی کا سبب بنیں، چنانچہ جامع ترمذی میں ہے: "أن رجلا ضرير البصر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ادع الله أن يعافيني قال: إن شئت دعوت، وإن شئت صبرت فهو خير لك». قال: فادعه، قال: فأمره أن يتوضأ فيحسن وضوءه ويدعو بهذا الدعاء: اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد نبي الرحمة، إني توجهت بك إلى ربي في حاجتي هذه لتقضى لي، اللهم فشفعه في" ترجمہ: ایک شخص جس کی آنکھوں میں تکلیف تھی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی! آپ میرے لئے اللہ پاک سے دعا کریں کہ وہ مجھے شفا دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو دعا کر دوں اور اگر چاہے تو صبر کر، یہ صبر تیرے لیے اچھا ہے، اس شخص نے عرض کی، حضور رب سے دعا کر دیں، راوی کہتے ہیں تو حضور نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا مانگے، اے اللہ میں تجھ سے رحمت والے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بے شک میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت پوری کی جائے، اے اللہ میرے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما۔ امام ابو اسحاق فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔(جامع ترمذی، جلد5، صفحہ569، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1014ھ) فرماتے ہیں: "وفی نسخة بصيغة الفاعل، ای لتقضی الحاجة لی، والمعنى لتكون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسناد مجازی" ترجمہ: ایک نسخہ میں معروف کا صیغہ ہے یعنی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میری حاجت پوری فرمائیں، اب معنی یہ ہے کہ آپ میری حاجت روائی کا سبب بنیں، پس یہ اسناد مجازی ہے۔ (الحرز الثمین للحصن الحصین، جلد1 صفحہ1062، مکتبۃ الملک فھد الوطنیۃ، الریاض)

اوپر ذکر کی گئی حدیث کے متعلق امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حدیث عظیم وجلیل ثابت یامحمد انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی کہ صحاح ستہ سے تین صحاح جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی وامام طبرانی وامام بیہقی وابو عبد اللہ حاکم امام عبد العظیم منذری وغیرہم اسے صحیح فرماتے آئے ہیں جسے خود حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے لئے تعلیم، اور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالی عنہم نے زمانہ اقدس اور حضور کے بعد زمانہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا۔" (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ327,328، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net